ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

عالمِ ایجاد میں ہےصاحب ایجاد...افکار اقبال کی روشنی میں

ڈاکٹر ظفر علی قریشی
آفیسر گریڈ-1،نیشنل بینک آف پاکستان،لاہور
ڈاکٹر عطاءالرحمن میو
ایسوسی ایٹ پروفیسر،لاہور گیریژن یونی ورسٹی ،لاہور

Abstract:
This universe is evolving every moment .Every part of this universe is a phenomenon of nature's true color . Muslims Thinkers and researcher made new inventions due to their research abilities. It's a fact that Today's science owes to them. Today world is the world of invention. Those who make inventions ,find value and dignity in the view of Iqbal . Iqbal says that instead of following others, youth should use their abilities in the field of sciences and social sciences so that they contribute in the betterment of world. In this article , these factors will be discussed.

Key words:
Invention, abilities, betterment, phenomena , factors, contribute

یہ کائنات ہر لمحہ تغیر اور ارتقاء پذیر ہے،جس کااحساس ہم ہر گزرتے دن کے ساتھ بہ خوبی کر سکتے ہیں۔کائنات کے کسی نہ کسی گوشے میں تخلیق و تبدل کا عمل جاری رہتا ہے۔اس کا پہلا ثبوت تو ہمیں فرمان خداوندی سے اس کے کلام یعنی قرآن مجید سے ہی ملتا ہےجس میں اُس نے پرہیز گاروں کے لئے رات دن کے بدلنے اور زمین و آسمان کی تخلیق میں نشانیاں بتائی ہیں۔کائنات کا ہر گوشہء قدرت کی نیرنگیوں کا شاہکار ہے۔گو کہ دور حاضر کی سائنس نے بھی اسے ثابت کیا ہے،تاہم مسلمان مفکرین و محققین نے کئی صدیاں پہلے فطرت کے ان سربستہ رازوں سے پردے اُٹھائے۔انھوں نے اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر نت نئی ایجاد ات کیں ۔ یاد رہے یہ اس دور کی ایجادات ہیں جب یورپ جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔یہ ایک حقیقت ہے کہ سائنس کی بنیادی ترقیاں مسلمان سائنسدانوں کی کی مرہونِ منت ہیں۔مثلاً ہیئت و فلکیات کے میدانوں میں ناقابلِ فراموش خدمات اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔جابر بن حیان کیمیا کا موجد،ابنِ الہیثم طبیعات کا موجد،عمرالخیام الجبرا کا موجد اور اسی طرح دیگر سائنس دان ،الخوارزنی ، ابن نفیس ،ابو القاسم زہراوی ،الغرض ایک لمبی فہرست ہے۔یہ سب مسلمان سائنسدان عالم ایجاد کے بانی ہیں۔لیکن مقام افسوس رہا کہ آج ہمارے مسلمان ان کے نقش قدم کو بھول گئےاور اب سائنس کے نوبل انعام عموماً مغربی اور غیرمسلموں کا ملتا ہے۔اس مقام افسوس پر اقبال کا یہ شعر ہماری ترقی کے زوال پر صادق آتا ہے جو انھوں نے مسلمانوں اور خاص طور پر نوجوانوں کے لئے کہےکہ:

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تُو گفتار وہ کردار ، تُو ثابت وہ سیارہ
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا
مگر وہ علم کے موتی ، کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا(1)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

یہ تو ہم مسلمانوں کے اعمال و کاہلی کا رونا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ فطرت ایجادات کی دنیا میں فطرت مسلمان کے ساتھ نہیں بلکہ صاحب ایجاد کو نوازتی ہے۔وہ انسان کو محنت کا پھل عطا کرتی ہے۔وہ مسلمان سائنسدان ہوں یا غیر مسلم وہ اپنے ایک مستقل قانون حرکت و کاوش کے تحت جزا و سزا دیتی ہے۔جس نے بھی بہبود انسانیت کے لئے ایجادات و اختراع کیں وہ زمانے میں معزز و محبوب قرار پایا۔اسی لئے اقبال نے کہا:

جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحب ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ(2)

جن اقوام نے ایجادات کے حوالے سے اپنا مقام ومرتبہ بنایا ہے وہی دنیا میں خوشحال اور معزز نظر آتی ہیں۔ جاپان کی ایک زندہ مثال ہمارے سامنے ہے۔جس پر دو ایٹم بم گرائے گئے اس کے باوجود انھوں نے فطرت کے قانون حرکت پر سختی سے عمل کیا تو دنیا کی بہت سی ترقی یافتہ اقوام کو پیچھے چھوڑ دیا۔انسانوں نے انھیں برباد کیا لیکن فطرت نے انھیں آباد کیا۔انھوں نے اپنی مسلسل جدو جہد سے ایجادات کے میدان میں نئے صبح و شام پیدا کیے۔ان کے گھر گھر میں ہمیں ہنر مند اور محنتی لوگ نظر آئیں گے۔اقبال نے شاید ایسی اقوام کے لئے یہ کہا تھا:

فطرت کے نوامیس پہ غالب ہے ہنر مند
شام اس کی ہے مانندِ سحر صاحب پَر تو
وہ صاحب فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضَو!(3)

اقبال فطرت شناس فلسفی شاعر ہے۔اس کا شاعرانہ مزاج فطرت کاہم سفر ہے۔وہ کائنات کو اسی حوالے سے دیکھتا ہے۔اسی کائنات کو سامنے رکھ کر دنیا میں محققین اور سائنسدانوں نے ایجادات کی ہیں۔ اب بھی جتنی ایجاد اور دریافت ہو رہی ہیں وہ مغربی دنیا کے اقوام کر رہی ہیں۔اقبال کو کو یہی دکھ ہے کہ وہ مسلمانوں کو بھی صاحب ایجادات میں دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ جا بجا یہ شکوہ کر تا ہوا نظر آئے گا کہ عمل سے فارغ ہوا مسلماں کر کے تقدیر کا بہاناوہ مسلمان کو کسی سے کم تر نہیں سمجھتا اسی لئے سوال کرتا ہے کہ:

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے؟
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے؟
عبث ہے شکوہء تقدیرِ یزداں
تُو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے(4)

فطرت کا یہ اُصول ہے کہ علم صرف اُس کی میراث ہے جو اسے حاصل کرنے کی جدو جہد کرتا ہے۔مشرق مغرب کی دنیا میں سب سے بڑا فرق یہ ہے وہاں روشنیءعلم و ہنر جسے انھوں نے اپنااوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ لیکن مشرقی مسلمان مغربی ایجادات کی سہولتوں میں پُرتعیش زندگی گزارنے کے خواہاں رہتے ہیں۔اسی لئے یہاں بدلتا نہیں زمانہ۔انسان اشرف المخلوقات ہے نہ کہ مسلمان یا غیرمسلم۔جو بھی قانون فطرت کا غماز اور رازداں بنے گا وہی صاحب ایجاد ہو گا۔دوسری طرف ہم اگر محسوس کریں تو فطرت کا اشارہ بھی یہی ہے کہ انسان کائنات میں

چُھپے ایجادات کے خزانوں کو تلاش کرے۔فرزندِ آدم کو کائنات کی حقیقت و منشا بتاتے ہوئے اقبال کہتا ہے:

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی
کوئی شے چُھپ نئیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی
یہ دنیا دعوتِ دیدار ہے فرزندِ آدم کو
کہ ہر مستور کو بخشا گیا ہے ذوقِ عریانی(5)

لہٰذا فطرت شناس اور فطرت کے ہم قدم چلنے والی اقوام ہی ایجادات کے معرکے انجام دیتی ہیں۔ وہ خدا کی دی ہوئی عقل و دانش سے اپنے لئے نئے اور باعزت راستے تلاش کرتے ہیں۔صرف تقدیر پر توکل کرکے ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے منتظرِ فردا نہیں رہتے۔جدو جہد کرنے والوں کی تقدیر بدلتی ہے اور فطرت بھی اُن کا ساتھ دیتی ہے:

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ
قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان
کی تقدیریں
کمال صدق و مروت ہے
زندگی ان کی
معاف کرتی ہے فطرت بھی
ان کی تقصیریں(6)

دنیا سمٹ کر اب ایک گاؤں بن چکی ہے۔ ہمیں اسی گاؤں میں رہنا ہے، بقول امجد اسلام امجد:

تو جو بھی ہونا ہے امجدیہیں پہ ہونا ہے
زمیں مدار سے باہر تو جا نہیں سکتی(7)

اس لئے ہمیں اور بالخصوص مسلم امہ کے مسلمانوں کو اپنا باعزت مقام اور باطل سے مقابلہ کرنا ہے تو عالمِ ایجاد میں جدو جہد کرنا ہو گی۔لیکن تا حال یہ اتنا آسان کام نظر نہیں آتا۔ایک طویل جدو جہد ہمارا انتظار کر رہی ہے۔اس پر آج ہم آغاز سفر کریں گے تو ہماری آنے والی نسلوں کو باعزت مقام ملے گا۔پاکستانی قوم نے اپنا ایٹم بم بنانے کا منصوبہ 50 سال پہلے شروع کیا تو اب ہماری دوسری نسل اس کی تکمیل پر دشمن کے ناپاک عزائم سے محفوظ ہے۔افراد کی جدو جہد اقوام کی بقا کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن ہم ایٹم بنا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ ترقی یا ایجادات کا پہیہ رُک گیا ہے،ہمیں اپنے آنے والے کل کے لئے آج ہی سے ایجادات کی دنیا میں نئےعظم کے ساتھ کوشش جاری رکھناہوگی اقبال کہتا ہے:.

وہ کل کے غم عیش پہ کچھ
حق نہیں رکھتا
جو آج خود افراز و
جگر سوز نہیں ہے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

وہ قوم نہیں
لائق ِ ہنگامہ ء فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز
نہیں ہے(8)

ایجادات کی دنیا بڑی پُرکشش ہے۔ہم ایجاد کی سہولتوں اور اس کی رنگینیوں میں کھو جاتے ہیں۔لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمیں ان ایجادات کرنے والوں کا مقابلہ کرنا ہے۔مگر ا س میں پڑتی ہے محنت زیادہ۔اقبال کے نزدیک یہ ایک بہت اہم نقطہ ہے۔اقبال یورپ کی تہذیب سے نہیں اُن کی ایجادات سے متاثر ہے۔لیکن ہم عمومی مسلمان اُن کی ایجادات سے نہیں اُ ن کی تہذیب کے جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ شاید اسی سوچ کو ہم سادہ مسلمان خود کو جدید دنیا میں ترقی یافتہ سمجھ لیتے ہیں۔اس باریک نقطے کو اقبال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:
اکبر الہ آبادی نے بھی ہمارے یورپ میں موجود مسلمانوں کے بارے طنز کرتے ہوئے کہا، دو یہ شعر دیکھیے:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ
اُمم کیا ہے
شمشیرِ و سنا ں اول طاؤس
و رُباب آخر
میخانہء یورپ کے دستور
نرالے ہیں
لاتے ہیں سرُور اول دیتے ہیں
شراب آخر(9)

بنیاد ڈالتے ہیں وہ حکمت
کے باغ کی
وِہسکی سے ہو رہی ہے صفائی
دماغ کی (10)

شیخ لندن میں بھی مسجد کی بِنا پر ٹھن گیا
کعبہء دل میں کلیسا عشقِ مس کا بن گیا(11)

یہ تو ایک طبقہ ہے جو عالمِ ایجاد میں صاحب ایجاد کا مقابلہ کرنے کی بجائے ایجادات کی چکاچوند سے صرف متاثر ہو کر سہل پسند بن جاتا ہے۔ ہمارے ایک طرح کے اور بھی خود ساختہ " صاحب ایجاد" ہیں جو محض تقلیدی روش کو اپنا کر ہی خود کو صاحب ایجادات میں شمار کرتے ہیں۔ایجادات کے بنیادی اصولوں کو تو اپنانا ناگزیر ہے لیکن نئی ایجادات کے لئے محنت و فکر کاتازہ جذبہ لازمی جُز ہے۔ایجادات کی دنیا میں کوئی کارنامہ انجام دینے کے لئے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

ہم کسی تقلید کو اپنے مشاہدے کا حصہ تو بنا سکتے ہیں تاہم ایجاد کی مکمل کامیابی کے نئے اپنی محنت اور ہمت کو ہی بنیاد بنانا ہوتا ہے۔ایک شاعر نے کیا خوب کہا کہ:

طوفانوں سے آنکھ ملاؤ، دریاؤں پہ وار کرو
ملاحوں کا چکر چھوڑو، تیر کے دریا پار کرو(12)

لہٰذا ایجادات کی دنیا میں کوئی مقام بنانے کے لئے مکمل تقلیدی روش ہمیں دوسروں پر انحصار کا عادی بنا سکتی ہے، اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کے لئے پہلے سے موجود ایجادات کی ترقی سے آگے سوچنا ہو گا۔ اسی خیال کو اقبال نے یو ں بیان کیا ہے:

مجنوں نے شہر چھوڑا ،تُو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارے کی ہوس ہے تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے
تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خود کشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے(13)

آج دنیا میں مسلمانوں کی پستی کے جو اسباب ہیں اُن میں ایجادات کے میدان میں خطر ناک حد تک صرفِ نظر ہے۔ جب مسلمانوں کو معرکہ حق وباطل پیش آجائے تو اُن کے جذبات تو یقیناً بہت بلند ہوتے ہیں لیکن اب معرکے جدید ہتھیاروں کی ایجادات سے لڑے جاتے ہیں۔تا دمِ تحریر اس کی تازہ مثال تو ہم فلسطین کی وہ درد ناک تصویر دیکھ سکتے ہیں جو اسرائیل کی بربریت سے پیدا ہوئی ہے۔ بچوں ،عورتوں اور نہتے مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے ۔57 مسلم ممالک صرف اس وجہ سے فلسطین کی صورتِ حال پر تماشائی ہیں کہ وہ جنگی میدانوں میں استعمال ہونے والی ایجادات میں اسرائیل اور اس کے حواری ممالک سے کہیں پیچھے رہ گئے۔اس سے قبل ہمیں عراق اور افغانستان میں بھی ایسی ہی صورتِ حال دیکھنے کو ملی۔اگر ہم ایجادات کی دنیا میں اسی طرح مغربی ممالک سے پیچھے رہے تو کوئی بھی اسلامی ملک کسی بھی وقت فلسطین بن سکتا ہے۔ اسی صورتِ حال کو اقبال نے نے اس طرح بیان کیا ہے:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتوٰی ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی سزا مرگِ مفاجات(14)

اگر ہم تصویر کا دوسرا رُخ اپنے ہی ملک پاکستان کے حوالے سے دیکھیں تو اندازہ ہو گا کبھی کبھی کسی ایجاد کی اہمیت قوم کی بقا کی ضامن بھی بن جاتی ۔ ہمارا پڑوسی مُلک بھارت ہمیشہ سے ہی ہمارا دشمن رہا ہے۔ اُس نے ایٹم بم بنا لیا۔ جس کے جواب میں پاکستان نے بھی ایٹمی ڈھماکے کیے۔ یہی ایٹم بم کی ایجاد ہماری بقا کی ضامن بن گئی ہے۔ورنہ بھارت ممکن ہے پاکستان کو کو برباد کرنے کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ ظلم کی داستانیں رقم کر دیتامقبوضہ کشمیر میں وہ نہتے مسلمانوں پر جو ظلم کر رہا ہے اس کی زندہ مثال ہے۔

دنیا اب جتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے ہر قوم کو اپنی بقا کے لئے دنیا کے ہم قدم چلنا پڑے گا۔ افسوس کی بات یہ ہے جب ہم اپنے ملک پاکستان نی بات کریں تو قوم کا تصور کرتے ہی ہمارے ذہن میں سوالیہ نشان بن جاتا ہے کہ آیا ہم قوم ہیں یا کوئی ہجوم ہیں۔ قوم تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نظامِ حیات میں ایک تنظیم نظر آتی ہے۔ان کے مقاصد مشترکہ ہوتے ہیں۔ان کی جدو جہد کی

منزل متعین ہوتی ہے اور وہ سب اسی منزل کی طرف سفر کرتے ہیں جو ان کی ترقی کا راز ہے۔فطرت صرف ایسی ہی اقوام کا ساتھ دیتی ہے۔مشترکہ اغلاط کرنے والی اقوام کبھی ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتیں۔اقبال نے کہا تھا:

فطرت افراد سے اغماض
بھی کر لیتی ہے
کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو
کبھی معاف(15)

آج ملت اسلامیہ کی پستی کے اسباب بھی اسی مذکورہ بالا شعر کی تشریح نظر آتے ہیں۔ ایجادات کی دنیا میں مقام پیدا کرنے کے لئے ہر قوم کی جدو جہد کا ایک شاندار پس منظر ہوتا ہے۔جب تک ہم ہر شعبہء حیات میں خود مختار نہیں ہوں گے نہ تو قوم کی تعریف پر پورا اُتریں گے نہ ہی ترقی کی اس نہج پر جاسکتے ہیں جہاں ایجادات کا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ ہمرا ایک قومی مزاج یہ بن گیا ہے کہ ہم عموماً معجزات کے انتظار میں رہتے ہیں۔بلکہ ہم اپنے نجی اور ذاتی مسائل کے حل کے لئے بھی کسی کر شماتی یا کراماتی وقت کا انتظار کرتے کرتے زندگی گزار دیتے ہیں۔ہم معجزات کو اپنے مسائل کے حل سمجھتے ہیں۔اقبال ہمیں ترقی اور ایجادات کی دنیا پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہوا نظر آتا ہے:

تری نگاہ میں ہے
معجزات کی دنیا
مری نظر میں ہے
حادثات کی دنیا
تخیلات کی دنیا
غریب ہے لیکن
غریب تر ہے حیات و
ممکنات کی دنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اسے
نگاہ تری
بُلا رہی ہے تجھےممکنات
کی دنیا(16)

بتدریج ترقی اور ترقی کے نتیجے میں ہونے والی ایجادات ہی ہماری باعزت بقا کی ضامن ہے۔اس کے لئے ہمیں سوچ وعمل کو یکسر بدلنا ہوگاسخت محنت کے لئے کمر بستہ ہونا ہوگا۔ طویل جدو جہد کرنا ہوگی ۔ترقی کی راہ میں کسی بھی شارٹ کٹ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ راحت اندوری نے کہا ہے کہ:

سیلابوں سے آنکھ ملاؤ،

طوفانوں پہ وار کرو
ملاحوں کا چکر چھوڑو، تیر کے
دریا پار کرو(17)

لہٰذا کسی معجزے کا انتظار کرنے کی بجائے ہم خود معجزات کا موجد بن جائیں۔ایسا تب ہی ہو سکے گا ہم ایجادتا سے دنیا کو حیران کردیں۔ہم اسی بات کو اپنی تقدیر نہ سمجھ لیں کہ بس دوسروں کی ایجادات پر ہی خوش ہوتے رہیں۔بلکہ اُن کی ٹکر کی ایجادات سے خود کو منوالیں۔مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ۔ اقبال کہتے ہیں:

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزہء فن کی ہے خون جگر سے نمود(18)

یہاں اقبال کی ایک اور نظم" روح ارضی آدم کا اسےقبال کرتی ہے" کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ اس نظم میں اقبال نے انسان کی دنیا میں زندگی گزارنےکا سلیقہ بھی بتایا ہے اور انسان میں کون کون سے جوہر چھپے ہیں ان کی خبر بھی دی ہے۔ مزید براں انسان اپنی صلاحیتوں کو کس کس طرح استعمال کر سکتا ہے ؟اس کیاس بارے میں بھی بتایا ہے۔الغرض اسے دنیا میں اس کے مستقبل کی جھلک دکھائی گئی ہےیہ جھلک اصل میں اُن ایجادات کی طرف اشارے ہیں جو انسان کی ہیں۔ بلکہ اس نظم میں ایجادات کے لئے اس خام مال کی جانب بھی اشارہ کیا گیا ہے جن تک رسائی ہو جائے تو ہم ایجادات کی دنیا میں اپنا منفرد مقام بنا سکتے ہیں۔سوئی ہوئی اقوام کو بھی دعوت فکر دی ہے۔

کھول آنکھ،زمیں دیکھ،فلک
دیکھ، فضا دیکھ!
مشرق سے اُبھرتے ہوئے
سورج کا ذرا دیکھ!
اس جلوہء بے پردہ کو پردوں
میں چُھپا دیکھ!
ایام جدائی کے ستم دیکھ،
جفا دیکھ !
بے تاب نہ ہو معرکہء بیم
و رجا دیکھ!
ہیں تیرے تصرف میں یہ
بادل یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک یہ
خاموش فضائیں
یہ کوہ ، یہ صحرا ، یہ
سمندر ، یہ ہوائیں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

تھیں پیش نظر کل تو
فرشتوں کی ادائیں
سمجھے گا زمانہ تری
آنکھوں کے اشارے
دیکھیں گے تجھے دُور سے
گردوں کے ستارے
ناپید ترے بحرِ تخیل
کے کنارے
پہنچیں گے فلک تک تری
آہوں کے شرارے
تعمیرِ خودی کر اثر
آہ رسا دیکھ (19)

دورِ حاضر اور آنے والے ادوار میں اقوام عالم میں ترقی اور اس کے نتیجے میں ہونی والی ایجادات کی ایک غیر اعلانیہ دوڑ بلکہ ایک جنگ ہے۔اس دوڑ یا اس جنگ میں ناچاہتے ہوئے بھی ہمیں شامل رہنا ہے۔اس سے کہیں بہتر یہی ہے کہ ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ دنیائے ایجاد کی اس کشمکش میں ہم پورے عظم و ہمت سے شامل ہو جائیں۔فرض کیجیے اگر ہم اس دوڑ میں کوئی خاطر خواہ ترقی نہ بھی کرسکے تو ہم ہاری ہوئی فوج کے بہادر سپاہی تو کہلائیں گے۔کیا عجب کے یہی بہادری اور اس کا احساس ہماری آئندہ کسی نسل کی ترقی کی بنیاد بن جائے اور وہ ایجادات کی دنیا میں کوئی کارہائے نمایاں کر ڈالے۔ہماری کسی نہ کسی نسل کو تو بارش کا پہلا قطرہ تو بننا ہوگا۔اس کی ہم بہت سی مثالیں ایجادات کی دنیا میں دیکھ سکتے ہیں۔مثلاً آسمانوں کی بلندیوں اڑتے جہاز تدریجی مراحل سے گزر کر اپنی موجودہ شاندار اور حیران کُن پرواز تک پہنچے ہیں۔انسان کے ہوا میں اڑنے کی خواہش میں انسان بار بار ناکام بھی ہوا اور گرتا بھی رہا۔ آخر کار اس نے کئی دہائیوں کی کاوشوں کے نتیجے میں ہوا میں اڑنا سیکھ لیا۔بلکہ چاند کو بھی فتح کر لیا۔اسی طرح انسان نے پہلے کوئی نہ کوئی پٹاخہ بنایا ہوگا اور تدریجی مراحل سے گزر گزر کر ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ایٹم کی اچھے بُرے استعمال کی بحث سے قطع نظر آج پاکستان جیسے ملک کی سلامتی اور بقا کی علامت یہی ایٹم بم ہے۔اقبال تو بہت پہلے سے ہمیں ترقی کی اس دوڑ میں شامل دیکھنا چاہتا ہے ۔اس نے دنیا کی رفتارِ ترقی کی طرف ہمیں متوجہ کیا:

زمانے کے انداز
بدلے گئے
نیا راگ ہے ساز
بدلے گئے
گراں خواب چینی
سنبھلنے لگے
ہمالہ کے چشمے
اُبلنے لگے
حقیقت خرافات میں
یہ اُمت روایات میں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

کھو گئی کھو گئی
مرا دل مری رزم گمانوں کے لشکر
گاہِ حیات ،یقیں کا ثبات
سمجھتا ہے تُو فقط ذوق پروازہے
راز ہے زندگی زندگی(20)

دنیا میں ایجادات کی ایک لمبی فہرست ہے جس کامرتب کرنا بھی ایک ناممکن سا اور حیران کُن عمل ہوگا۔بہت سی ایجادات تو ترقی پزیر ممالک کی نظروں سے نہاں ہونگی۔ایجادات کی بنیاد پر مختلف اقوام نے اپنی معمولاتِ حیات کو انتہائی سہل بنا لیا ہے۔اُن کی ایجادات سے ہم اور ہم جیسی دیگر اقوام بھی فوائد حاصل کر رہی ہیں۔مثلاً موبائل کی ایجاد اور اس میں استعمال ہونے والی مختلف ایپ ہمارے لئے بھی ایک طرح سے " لائف لائن" بن گئیں ہیں۔ہم اس ایجاد کے گرد ہی طواف کر رہے ہیں۔لیکن جن اقوام نے موبائل ،نیٹ اور مختلف ایپ بنائی ہیں جب چاہیں اس کو بند کریں یا اس میں تبدیلی کر دیں یا ہماری موبائل پر ہونے والی سرگرمیاں پڑھ سکتے ہیں۔ہم سب اُن کے مرہون منت ہو کر رہ گئے ہیں۔ان کی ایجادات ہماری ضروریات بن گئی ہیں۔یہی امر ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہم ستاروں کی چال سے اپنی قسمت سنوارنے کی جدو جہد کر رہے ہیں ۔ وہ چاند ستاروں کو تسخیر کر رہے ہیں اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہیں۔اقبال ہمیں اسی سوچ کی پستی سے نکالنے لئے پُر عظم نظر آتا ہے۔وہ ہمیں نقشِ کہن کو مٹانے اورآئین نو کو اپنا نسب العین بنانے کا مشوری دیتا ہے:

کب تک رہے محکومیء
انجم میں مری خاک
یا میں نہیں یا گردش
افلاک نہیں ہے
بجلی ہوں نظر کوہ و
بیاباں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس و خاشاک
نہیں ہے(21)

اقبال کو اللہ نے مستقبل کو دیکھے کی صلاحیت عطا کی تھی۔وہ اس بات پر محو حیرت تھا کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے۔اصل میں یہ وہ ایجادات کی ہی پیشن گوئی تھی جو شاعر ہمیں دے رہا تھا۔لیکن صد افسوس من حیث القوم ہم نے اقبال کا دامن چھوڑ دیا اور نہ ہی خود کچھ کیا ۔ بے شمار وقت گنوانے کے بعد بھی ہمارے پاس صرف یہی ایک راستہ بچا ہے کہ ہم ترقی کے اسی راستے پر از سرِ نو سفر کا آغاز کریں جو ترقی و کامرانی اس منزل تک جاتا ہے جسے ایجاد کہتے ہیں۔وقت کے بدلتے تقاضوں کو پہچان جائیں؛

جو تھا نہیں ہے ، جو ہے نہ ہوگا، یہی
ہے یک حرف محرمانہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

قریب تر ہے نمود جس کی اُسی
کا مشتاق ہے زمانہ
مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے
حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیح روز و شب کا
شمار کرتا ہوں دانہ دانہ
ہوائیں اُن کی ، فضائیں اُن کی ، سمندر اُن
کے، جہاز اُن کے
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکر
بھنور ہے تقدیر کا بہانہ (22)

افکار اقبال کو اپنے لیے مشعل راہ بناتے ہوئے ہمیں اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے نا کہ ہم دوسروں کے دست نگر بن کر رہ جائیں ۔موجودہ زمانے کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے نصاب کو بھی اس طرح مرتب کرنا چاہیے کہ ہماری نوجوان نسل عمل وحرکت کی طرف بڑھتے ہوئے ایجادات کی دنیا میں اپنا نام روشن کریں تاکہ اس عالم ایجاد میں وہ صاحب ایجاد کا مقام و مرتبہ پاسکیں ۔

حوالہ جات

1- محمد اقبال،ڈاکٹر،نظم ،خطاب بہ جوانانِ اسلام،مشمولہ بانگِ درا،ص:25 ،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈ سنز،اشاعت ششم1987،جنوری
2-محمد اقبال ،ڈاکٹر،غزل مشمولہ ضربِ کلیم،ص:179،لاہور،اقبال اکادمی پاکستان،اشاعتِ پنجم-2000ء
3- محمد اقبال ،ڈاکٹر،غزل مشمولہ ضربِ کلیم،ص:178،لاہور،
4- محمد اقبال،ڈاکٹر،رُباعی مشمولہ ضربِ کلیم ،ص:32،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری
5- محمد اقبال،ڈاکٹر،نظم، حضرتِ انسان ،مشمولہ ضربِ کلیم ،ص:36،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری
6- محمد اقبال،ڈاکٹر،غزل،مشمولہ ضربِ کلیم ،ص:35،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری
7- امجد اسلام امجد، غزل مشمولہ بارش کی آواز،ص:130،لاہور،سنگِ میل پبلی کیشن،2014ء
8- محمد اقبال ،ڈاکٹر،نظم مشمولہ ضربِ کلیم،ص:153،لاہور،اقبال اکادمی پاکستان،اشاعتِ پنجم-2000ء
9- محمد اقبال ،ڈاکٹر،غزل مشمولہ بال جبریل،ص:09،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

10-اکبر الٰہ آبادی،مجموعہ کلام مرتبہ خان بہادر سید اکبر علی رضوی،ص:763،لاہور،پبلشر خزینہء علم و ادب،اُردو بازار،2010
11- اکبر الٰہ آبادی،مجموعہ کلام مرتبہ خان بہادر سید اکبر علی رضوی،ص:787،لاہور،پبلشر خزینہء علم و ادب،اُردو بازار،2010
12- راحت اندوری،ویب سائیٹ https://www.urdu.com تاریخ مشاہدہ 29نومبر2023
13- محمداقبال،ڈاکٹر، ،غزل،مشمولہ بانگِ درا،ص:23 ،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری
14- محمد اقبال ،ڈاکٹر،نظم ابو العلا معری، مشمولہ بالِ جبریل،ص:486،لاہور،اقبال اکادمی پاکستان،اشاعتِ پنجم-2000ء
15- محمد اقبال،ڈاکٹر،نظم دین و تعلیم، ،مشمولہ ضرب کلیم،ص:14 ،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری
16- محمد اقبال،ڈاکٹر،نظم صوفی سے، ،مشمولہ ضرب کلیم،ص:05 ،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری
17- راحت اندوری،غزل، ویب سائٹ اُردوڈاٹ کام، تاریخ مشاہدہ27 اکتوبر 2023
18- محمداقبال ،ڈاکٹر،نظم مسجدِ قرطبہ مشمولہ بال جبریل،ص:421،لاہور،اقبال اکادمی پاکستان،اشاعتِ پنجم-2000ء
19-- محمد اقبال،ڈاکٹر،نظم ،روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے،مشمولہ بالِ جبریل،ص:25 ،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈ سنز،اشاعت ششم1987،جنوری
20- محمداقبال ،ڈاکٹر،نظم ساقی نامہ ، مشمولہ بالِ جبریل،ص:459،لاہور،اقبال اکادمی پاکستان،اشاعتِ پنجم-2000ء
21- محمد اقبال،ڈاکٹر،غزل ،مشمولہ بالِ جبریل،ص:9،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈ سنز،اشاعت ششم1987،جنوری
22- محمداقبال ،ڈاکٹر،نظم ،زمانہ، مشمولہ بال جبریل،ص:35،لاہور، پبلشرزشیخ غلام علی اینڈسنز،اشاعت ششم1987،جنوری